مکاتیب حضرت مولانا احمد رضا بجنوری رحمۃ اللہ علیہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

بنام حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم و مُخلصم مولانا المحترم! دُمتم بالسيادة والمجد والإكرام، ومتّعنا الله بِطُولِ حياتِكم الطيبة!

السلام عليكم ورحمة الله وبركاتهٗ

کرم نامہ صادر ہوا، بڑی مسرت ہوئی کہ جلد یاد فرمایا، اور کتاب (انوار الباری) کے بارے میں بھی حوصلہ افزائی فرمائی۔ میں نے غالباً پہلے بھی لکھا تھا اور اب پھر لکھتا ہوں کہ آپ کو میرے اس کام میں خاص توجہ فرما کر مدد کرنی ہوگی۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ آپ کی مصروفیات بہت زیادہ ہیں، مگر اپنے تعلقات پر اعتماد کرتے ہوئے غالباً میری یہ توقع یا جسارت بے جا نہیں ہے۔

میں بجنور چلا گیا تھا، اس لیے فوراً جواب نہ لکھ سکا، کل آپ کی تحریر فرمودہ فروگزاشت کے لیے مراجعت کی۔ حضرت حماد بن ابی سلیمانؒ کے بارے میں (ص:۳۹) میں نے لکھا ہے کہ امام بخاریؒ ومسلمؒ نے ان سے روایت کی ہے، چنانچہ امام بخاریؒ نے ''الأدب المفرد'' میں اور مسلمؒ نے ''صحیح'' میں روایت کی ہے۔ ''تهذیب'' (''تهذيب التهذيب'') میں بھی ''بخ'' اور ''م'' کے نشان موجود ہیں۔

اس لیے جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے وہ بھی درست ہے؛ کیونکہ ''صحیح بخاری'' میں ان سے روایت نہیں ہے، اگرچہ اقوال اس میں بھی موجود ہیں۔ ''قال حماد'' سے نقل کرتے ہیں، جس پر (مولانا محمد انور) شاہ صاحب (کشمیری) کے ''ملفوظات'' (ملفوظاتِ کشمیری) میں، (اور) میں نے کچھ

’’نقش‘‘ میں لکھا بھی تھا، غالباً ملاحظہ سے گزرا ہوگا۔ ایک ’’قال حماد‘‘ تو (ص:۳۰۶) بخاری میں ہے، اور وہ یہی حماد ہیں۔ میرا مقصد تو صرف یہ تھا کہ امام بخاریؒ ومسلمؒ کے شیوخ میں (سے) ہیں۔ اُمید ہے کہ پوری کتاب (حصہ اول، ’’انوار الباری‘‘) جلد ملاحظہ فرما کر مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے مستفید کریں گے؛ تاکہ دوسرے حصے میں ان کی رعایت ہو۔

اس (مقدمہ ’’انوار الباری‘‘) میں امام بخاریؒ سے اب تک کے اکابر محدثین کے تذکرے آئیں گے۔ مولانا ابوالوفاء صاحب (افغانی) نے بھی حیدر آباد سے تذکروں کے قیمتی ہونے کا ذکر کیا ہے۔ افسوس کہ ’’ذيول تذكرة الحفاظ‘‘ علامہ (محمد زاہد) کوثری کی تعلیقات والے یہاں کہیں نہیں ہیں، ورنہ ان سے مزید حالات لیے جاتے۔ حضرت (مولانا محمد انور) شاہ صاحب رحمہ اللہ کے حالات صرف علمی، بلکہ محدّثانہ رنگ کے لکھوں گا، اور خصوصی تلامذہ کے تذکرہ میں آپ کا بھی ذکر آئے گا، ورنہ یوں زندہ حضرات کے تذکرے کم آئیں گے بجز چند کے، جیسے: شیخ الحدیث (مولانا محمد زکریا کاندھلوی) سہارن پوری، مفتی (مہدی حسن شاہ جہان پوری) صاحب، وغیرہ، مولانا (محمد ادریس) کاندھلوی، مولانا فخر الدین (مراد آبادی) صاحب۔ آپ حضرات کا تذکرہ حضرت شاہ صاحبؒ کے ساتھ آئے گا۔ امید ہے کہ آپ بھی اس خیال سے اتفاق کریں گے، جو رائے ہو لکھیے گا۔

بعض حضرات نے خواب میں حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ دار العلوم (دیوبند) میں پھر تشریف لائے، اور دار الحدیث میں درس دیا، سامنے ’’انوار الباری‘‘ بھی ہے، اس کو وہیں مطالعہ فرما کر تحسین کی، اور یہ بھی فرمایا کہ: ’’اس (مرتّبِ کتاب) کو یہ کام پہلے سے کرنا چاہیے تھا۔‘‘ اور یہ بھی فرمایا کہ: ’’ترمذی کا (کام) بھی اسی طرح کرنا چاہیے۔‘‘ خواب کی بات ہی کیا؟! تاہم عجب نہیں کہ خدا محض اپنے فضل سے ان حضرات کی توجہات کا کچھ حصہ اس طرف مبذول کرادے، اور اس ظلوم وجہول سے محض اس کی توفیق سے کچھ کام ہوجائے، ورنہ آپ حضرات کی موجودگی میں اس طرف قدم بڑھانا میرے لیے کہاں موزوں تھا؟!

دسویں صدی تک حالات کی کتابت ہوچکی ہے، اس حصہ میں تقریباً چار سو محدثین آئیں گے۔

ایک بات خاص طور سے جلد غور فرما کر مجھے لکھیے: حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (دہلویؒ) کے حالات میں علامہ کوثریؒ کی تنقید نقل کروں یا نہیں؟ (۱) مولانا ابوالوفاء اور مفتی (مہدی حسن) صاحب کی تو رائے ہے کہ علامہ کوثریؒ کے حوالہ سے نقل کردو۔ آپ کی رائے کا انتظار رہے گا۔ زیادہ تردّد صرف عالمِ

(۱) علامہ کوثری رحمۃ اللہ علیہ نے ’’حسن التقاضي في سيرة الإمام أبي يوسف القاضي‘‘ کے آخر میں حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض آراء پر تنقید کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔

مثال کے مسئلہ سے ہے کہ بظاہر کوثری صاحبؒ نے اس سے انکار کیا ہے، اور ہمارے حضرات اس کو مانتے آئے ہیں، اور ماننا بھی چاہیے۔ ایک احتمال یہ ہے کہ کوثری صاحب اس ''اصطلاح'' (عالمِ مثال) پر نکیر کرتے ہوں، یوں حقیقت کے معترف ہوں۔ اور ''عبقات'' (شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب) میں بھی اس اصطلاح سے انکار ہوسکتا ہے، مگر حقیقت کا وجود ماننا پڑے گا۔ آپ نے کوثری صاحبؒ سے کچھ زبانی بھی سنا ہوگا، یا کسی جگہ انہوں نے اس کے بارے میں اپنے خیالات لکھے ہوں تو اس کی نشان دہی کردیں۔

دوسری (بات) یہ کہ کوثری صاحب کے حالات میں اگر کسی خاص خاص مسئلہ میں واقعی غلطی یا بے جا تشدد ہوا ہے تو اس کو بھی ہمیں لکھ دینا چاہیے، اور ان کی تعیین بھی آپ فرمادیں۔

علامہ ابن تیمیہؒ کے حالات میں' میں نے ان کے تفرّدات پر اپنے اکابر کی تنقید لکھ دی ہے، اور دوسرے کمالات بھی بطورِ مدح لکھ دیئے ہیں۔ مسائل پر بحث شرح میں آئے گی۔ نیز میں نے ان حضرات سے فقہی مسائل میں ان کی تائید واتفاق سے فائدہ بھی اٹھایا ہے، جیسا کہ امام صاحب (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کی مدح میں ابن تیمیہؒ کے اقوال نقل کیے ہیں۔ اپنی رائے لکھیے گا۔

امام بخاریؒ کے اس قدر زیادہ امام صاحبؒ وغیرہ سے بُعد وتنفّر کی معقول وجہ اب تک نہ ملی، اس پر بھی آپ روشنی ڈال دیتے تو اچھا ہوتا۔

ابن حزمؒ کی درازلسانیوں کا بھی کچھ جواب دینا ہے، ''القدح المعلّى لردّ المحلى''،[1] تو ملتی نہیں، کسی اور جگہ سے سامان (متعلقہ مواد) مل سکے تو اس کی نشان دہی کریں۔

افسوس ہے کہ زیادہ ضرورت کے وقت آپ سے مستفید ہونے سے معذور ہوں، تاہم آپ کے کچھ اشارات، نشان دہی، اور خاص معاملات میں صرف رائے بھی کافی ہے، اس لیے تکلیف دیتا ہوں۔ واللہ يُعينكم و ينصركم و يبارك في علمكم وعمركم!

افسوس کہ ''عبقات'' (مطبوعہ: مجلسِ علمی) میں مہم اغلاط رہ گئیں، اور مطبوعہ نسخہ میں بھی تھیں، بطورِ مثال کچھ دیکھے ہوئے حصہ سے چند اغلاط لکھ کر مولانا طاسین صاحب کو بھیج دی ہیں۔

ارادہ ہے کہ چند روز کے لیے لائل پور (حال فیصل آباد)، بہاولپور، کراچی کا سفر کروں۔ بہاولپور سے مولانا ناظم صاحب وغیرہ بھی بلا رہے ہیں، اور توقع دلاتے ہیں کہ (کتابوں کے) کئی سو خریدار کرادیں گے۔ مولانا محمد انوری صاحب (تلمیذ علامہ کشمیریؒ، مقیم فیصل آباد) نے بھی خریدار بھیجے،

(۱) بعینہٖ اس نام سے کوئی کتاب تلاش بسیار کے باوجود ہمیں نہیں ملی، البتہ اس کے قریب قریب نام کی ایک اور کتاب ہے: ''القدح المعلى في الكلام على بعض أحاديث المحلّى'' یہ کتاب قطب الدين عبدالكريم بن عبدالنور حلبی کی ہے، ممکن ہے یہی کتاب مراد ہو، نیز ''القِدح المعلّى في إكمال المحلّى'' کے نام سے محمد بن خلیل عبدری رحمۃ اللہ علیہ کا تکملہ بھی ہے۔

یوں بھی اس وقت زیادہ تر خریدار پاکستان کے ہی ہیں۔

علامہ کوثریؒ کی ’’التاج اللُّجيني‘‘[1] آپ کے پاس ہے یا نہیں؟ عینیؒ کے شروع میں جو اس کا خلاصہ بطور مقدمہ ہے، اس سے حالات لیے ہیں، اور بھی چند تصانیف نہیں ہیں، کیا سب کہیں سے ملتی ہیں؟ ’’مقالات‘‘ (مقالات الكوثري) تو میں نمنکانی (مصر کے مشہور عالم اور کتب فروش) سے لے آیا تھا۔

مولانا طاسین صاحب سے فرمائیے کہ مقدمہ (انوار الباری) پر رسائل واخبارات میں تبصرہ کرادیں، جیسا کہ انہوں نے وعدہ بھی کیا تھا، اس کے لیے جس جس کو وہ لکھیں گے کتاب بھیج دوں گا۔ ایک شخص کو صرف ایک کتاب جاسکتی ہے۔ بچوں کی عافیت، اپنی صحت وغیرہ سے مطلع فرماتے رہیں، اور درازنفسی کو معاف کریں۔

والسلام

احقر احمد

دیوبند

۶/ دسمبر سنہ ۶۱ء

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....

(۱) مکمل نام ’’تذهيب التاج اللُّجيني في ترجمة البدر العيني‘‘ ہے، یہ رسالہ ’’دارُ النور المبين‘‘ اُردن اور دیگر اداروں سے شائع ہوچکا ہے۔